

مثالی عورت

قرآن وسنت کے آئینے میں

مصنف

ڈاکٹر محمد علی الہاشمی

مترجم

محمود عالم

الدار العالمية للكتاب الاسلامی

☆ نام کتاب: مثالی عورت: قرآن وسنت کے آئینے میں

☆ مصنف: ڈاکٹر محمد علی الہاشمی

☆ عربی کتاب: "شخصية المرأة المسلمة كما يصوغها الاسلام في الكتاب والسنة" کے

☆ تیسرے ایڈیشن کا اردو ترجمہ

☆ اردو ایڈیشن پہلا ۲۰۰۶ء

☆ مترجم: محمود عالم

☆ ایڈیٹنگ: پروفیسر یوسف ریاض

☆ نظر ثانی: مولانا ابوالکارم ازہری

☆ کمپوزنگ: آئی آئی پی ایچ

☆ کورڈیناٹن: آئی آئی پی ایچ

اپنی عفت و عصمت، خشمت اور وقار کی حفاظت کرنا خوب جانتی ہے اور اپنی عزت نفس کا خوب خیال رکھتی ہے۔

یہ کتاب مشہور اسکالر ڈاکٹر محمد علی الہاشمی کی تالیف ہے جو اسلامی دنیا میں اپنی تالیفات کی وجہ سے بے حد معروف ہیں۔ ان کی اس کتاب کے ترجمے انگریزی اور دیگر زبانوں میں بے حد مقبول ہوئے ہیں۔ یقینی طور پر اردو دنیا میں بھی اس کتاب کی خاطر خواہ پذیرائی ہوگی اور انشاء اللہ اردو داں بہنیں اس کو بے حد پسند کریں گی اور علمی اور تربیتی خیالات و افکار سے مستفید ہوں گی۔

یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ جب کوئی قوم علوم و فنون اور ثقافت میں ترقی کا ارادہ کرتی ہے تو سب سے پہلے وہ دنیا کی دوسری ترقی یافتہ زبانوں کے شہ پاروں کو ترجمہ کر کے اپنی زبان کو مالا مال کرتی ہے۔ ثقافتی امور میں جو سرگرمیاں سب سے زیادہ اہمیت کی حامل ہیں ان میں ترجمہ نگاری شامل ہے۔ بقول ایک مفکر، اگر دنیا میں تاجم نہ ہوں تو دنیا گوگوں کی بستی ہو کر رہ جائے۔ ہم نے دعوت دین اور تربیت اسلامی کے اہم فریضہ کی ادائیگی کے پیش نظر عربی کی بعض اہم کتب کو دنیا کی دیگر زبانوں میں منتقل کرنے کا منصوبہ بنایا ہے تاکہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں ہم اپنا کردار کر سکیں۔

الدار العالمیہ نے کتابوں کی اشاعت کی دنیا میں اپنا ایک معیار قائم کیا ہے۔ ترجمہ با محاورہ، سلیس اور رواں ہو اور اس کا ادبی معیار اس قدر بلند ہو کہ کتاب پر ترجمہ کا گمان نہ ہو سکے۔ اصل کتاب میں جو ادبی معیار ہے اور بالخصوص عربی کے جو اشعار و ابیات ہیں ان کا ترجمہ میں منتقل کرنا تو ممکن نہیں لیکن کوشش کی گئی ہے کہ اردو زبان کے قاری کو کتاب پڑھتے وقت ادبی ذائقہ محسوس ہو۔ فاضل مترجم جناب محمود عالم اردو کے معروف مصنف، شاعر، ادیب اور تنقید نگار ہیں۔ انہوں نے کتاب کے ترجمے میں اس کا اہتمام کیا ہے کہ مصنف کی بات کو بہتر سے بہتر اسلوب میں پیش کریں۔ عبارت کی نوک پلک درست کرنے کے لئے دار العالمیہ نے اردو کے کہنہ مشق صاحب طرز ادیب پروفیسر یوسف ریاض اور شرعی مراجعہ کے لئے معروف عالم دین مولانا ابوالکارم ازہری کی خدمات حاصل کی ہیں۔ قرآنی آیات کے سلسلے میں مترجم نے مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ترجمہ سے استفادہ کیا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو اردو خواں بہنوں کے لئے مفید بنائے اور ہمارے لئے اور مصنف و مترجم اور ان تمام احباب کے لئے جنہوں نے اس کی تیاری میں کسی قدر بھی اپنا کردار ادا کیا ہے ذخیرہ آخرت بنائے اور انہیں جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

محمد بن عبدالحسن التوبجری

جزل نیجر

الدار العالمیہ للکتاب الاسلامی

مقدمہ

(تیسرا ایڈیشن)

ساری تعریف اور حمد و ثنا اللہ رب ذوالجلال کے لئے ہے جیسا کہ اس عظیم صاحب قوت و اقتدار کے لئے سزاوار ہے اور جس نے اپنے اس عاجز بندے کو جو اس کے حضور میں توبہ کرنے والا اس کی طرف رجوع کرنے والا اور اسی سے ہدایت، مغفرت اور توفیق کا طلب گار ہے، یہ شرف اور فضیلت بخشی کہ وہ یہ کتاب تالیف کر سکے۔ اس مالک کا شکر جس نے اس کتاب کو توقع سے کہیں زیادہ قارئین میں قبولیت عطا فرمائی اور اس کا پہلا اور دوسرا ایڈیشن چند ماہ کے اندر اندر نکل گیا۔ اس کتاب کا مطالبہ قارئین کی طرف سے بڑھتا ہی چلا گیا یہاں تک کہ اس کے تیسرے ایڈیشن کی اشاعت کی ضرورت پیش آگئی، جس میں ایک نئے باب ”مومنہ اپنی بہو اور داماد کے ساتھ“ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس باب کے علاوہ اس تیسرے ایڈیشن میں مزید تحقیق و تنقیح کا اہتمام کیا گیا ہے اور اس میں بہت سے قیمتی اضافے کئے گئے ہیں۔

یہ کتاب نہ صرف عربی زبان میں اپنے قارئین کے درمیان بے حد مقبول ہوئی بلکہ ترکی میں بھی اس کے شائقین پیدا ہوئے اور اس زبان میں متعدد ایڈیشن طبع ہو چکے ہیں۔ ترکی میں طبع شدہ دو ایڈیشن مجھے موصول ہوئے ہیں جس سے یہ حقیقت واضح ہو کر سامنے آتی ہے کہ غیر عرب مسلمانوں میں بھی اسلام کے اصل ماخذ سے حاصل شدہ معلومات کی طلب پائی جاتی ہے۔ خاص طور پر مسلم خواتین سے متعلق اسلامی کتب کی طلب بہت زیادہ ہے۔ اسلام کی نشر و اشاعت میں دلچسپی لینے والے ادارے جو خالص، مستند اسلامی ہدایات کے ساتھ اس نظام حیات کے غلبہ کے خواہاں ہیں اور جو عصر حاضر میں اپنے لئے روحانی اور فکری توشہ چاہتے ہیں، اس کتاب کو اپنی زبان میں منتقل کرنے میں ایک دوسرے سے سبقت کر رہے ہیں۔ بہت سے اشاعتی اداروں نے اس کو انگریزی اور فرانسیسی میں ترجمہ کرنے کی پیش کش کی ہے اور انشاء اللہ عنقریب ان دونوں زبانوں میں اس کے ترجمے شائع

ہوں گے۔

شکرواحسان مندی اور حمد وثنا اللہ رب العزت کے لئے ہے جو سارے عالم کا رب ہے جس کی عنایات مہربانیاں اور فضل و احسان از اول تا آخر تمام عالم پر محیط ہے۔

الریاض بہار، ۱۵/۱۰/۱۴۱۶ھ

مطابق ۲/۳/۱۹۹۶ء

ڈاکٹر محمد علی الہاشمی

مقدمہ

(اشاعت اول)

ساری تعریف اللہ رب العزت کے لئے ہے۔ بے انتہا حمد وثنا پاکیزہ اور مبارک حمد کے ساتھ جیسا کہ رب ذوالجلال کے شایان شان ہے۔ درود و سلام ہمارے سردار انبیاء اور مرسلین میں سب سے افضل حضرت محمد مصطفیٰ پر جن کی ذات کو اللہ تعالیٰ نے اہل عرب کے لئے زندگی کا ذریعہ اور تمام عالم کے لئے سرچشمہ رحمت بنایا ہے۔

عرصہ دراز تک میرے دل میں یہ خواہش چمکتی رہی کہ میں صنف لطیف کے لئے ایک کتاب تالیف کروں لیکن زندگی کے دیگر مشاغل نے اس کی فرصت نہیں دی کہ اپنی یہ دیرینہ خواہش پوری کر سکوں۔ لیکن میرے دل میں یہ خواہش باقی رہی کہ میں مسلمان عورت کی دل آویز شخصیت پر ایک کتاب تالیف کروں۔ ایک مومنہ کی شخصیت پر جس کی ذات اپنے دین کی تعلیمات سے بہرہ ور ہو اس کی حکمتوں کو سمجھتی ہو اس کے احکام پر عمل پیرا ہو اور اس کے اوامر کو بجالانے کو ابھی سے بچنے اور اس کے حدود کا احترام کرنے والی ہو۔

کئی سال گزر گئے اور میں دیگر مشاغل میں الجھا رہا لیکن اس کام کی خواہش اور اس موضوع سے قلبی تعلق بڑھتا رہا۔ میرے دل میں اس کتاب کو منظر عام پر لانے کی تمنا چمکتی رہی اس لئے کہ میرے نزدیک اس موضوع کی بڑی اہمیت تھی۔ کیونکہ اس سے ایک مسلمان عورت کی مثالی شخصیت پر روشنی پڑتی اور یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ایک مومنہ کی شخصیت کیسی ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو جو بلند مرتبہ و مقام عطا کیا ہے اس کے تقاضے کو پورا کرتے ہوئے وہ اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنی شخصیت کی کس طرح تعمیر کرے۔

میں اس دھن میں لگا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ۱۴۱۵ھ مطابق ۱۹۹۴ء میں اس کی توفیق

اسلام اس کی کیسی شخصیت تعمیر کرتا ہے؟ جس بلند مقام پر تاریخ کے کسی عہد میں سوائے اسلام کے وہ نہیں پہنچ سکی اس کی ترقی اس اعلیٰ مقام تک کیسے ہو سکتی ہے جس پر اسلام اسے دیکھنا چاہتا ہے؟ یہ وہ سوالات ہیں جن کے جوابات قارئین کو آنے والے صفحات میں مل جائیں گے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میری اس کوشش کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور خالص اپنی خوشنودی کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ اسے میرے لئے نفع بخش، میری زندگی کے لئے نور، توشہ آخرت، قیامت میں شفاعت اور دنیا میں رشد و ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ فکری کج روی، نیت کی خرابی، قلم کی لغزش، دلائل کی کمزوری اور زبان کی فضول گوئی سے محفوظ رکھے۔ آمین

الریاض بتاریخ ۲۰/۷/۱۴۱۲ھ

مطابق: ۱/۷/۱۹۹۴ء

ڈاکٹر محمد علی الہاشمی

مومنہ اور تعلق باللہ

ایک مومنہ کی گہلی آنکھیں:

ایک مومنہ کی سب سے نمایاں صفت اللہ تعالیٰ پر ایمان کامل ہے۔ یہ یقین کہ کائنات میں جو کچھ واقعات اور حادثات ہو رہے ہیں اور انسانوں پر جو گزر رہا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کی قضا و قدر کے تحت ہو رہا ہے۔ انسان پر جو کچھ گزرتا ہے اسے ٹالنا نہیں جاسکتا اور جو کچھ انسان پر نہیں گزرتا ممکن نہیں کہ اس سے اس کو گزرا جائے اور انسان پر اس دنیوی زندگی میں اس کے سوا کچھ نہیں کہ وہ خیر کی راہ میں کوشش کرے اور عمل صالح کے اسباب اختیار کرے۔ دین و دنیا کے ہر معاملہ میں اللہ پر توکل کرے اور اپنے سارے معاملات کو اللہ کے سپرد کر دے اس بات پر یقین کرتے ہوئے کہ وہ اللہ کی تائید اور مدد کا محتاج ہے اور اس کی توفیق اور خوشنودی کا حاجت مند ہے۔

حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے قصہ میں مسلمان عورتوں کے لئے گہرے ایمان و یقین اور توکل کی نہایت عمدہ مثال ہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ میں (جہاں اب کعبہ ہے اس کے نزدیک زمزم کے پاس) ان کو چھوڑ دیا اور اس زمانہ میں مکہ میں نہ کوئی رہتا تھا اور نہ وہاں پانی کا وجود تھا اور بی بی ہاجرہ کے پاس ان کے شیرخوار بچے اسماعیل (علیہ السلام) کے سوا کوئی نہ تھا۔ اس وقت بی بی ہاجرہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے نہایت وثوق، سکون و طمانیت کے ساتھ سوال کیا تھا ”اے ابراہیم! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا کرنے کا حکم دیا ہے؟“ ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا ”ہاں“ ان کا جواب امید سے پر اور اللہ کے فیصلہ پر رضامندی اور امن اور بشارت سے معمور تھا۔ ”تب جاؤ“ وہ ہمیں ضائع نہیں ہونے دے گا“ (امام بخاری نے اس واقعہ

لو کتاب الانبیاء میں روایت کیا ہے۔

یہ موقف کتنا سخت اور عام حالات سے کتنا مختلف تھا۔ ایک مرد اپنی بیوی اور شیر خوار بچے کو بے آب و گیاہ جگہ پر چھوڑ کر جا رہا ہے۔ جہاں نہ پیڑ پودے ہیں نہ پانی ہے اور نہ آدم نہ آدم زاد اور وہ دور دراز بلاد شام کی طرف لوٹ رہا ہے۔ اور وہ اپنے بیوی بچے کے لئے کچھ چھوڑ کر نہیں جا رہا ہے سوائے ایک چھوٹی پوٹلی کے جس میں کچھ بھجوریں ہیں اور ایک مشکیزہ پانی۔

اور اگر گہرا ایمان جس نے بی بی ہاجرہ کے دل کو یقین سے بھر دیا تھا اور اللہ تبارک و تعالیٰ پر توکل صادق جس نے ان کے شعور و احساسات کو طمانیت سے ہمکنار کر دیا تھا نہ ہوتا تو وہ اس ہولناک صورت حال کی تاب نہ لاسکتی تھیں۔ اور ان کا نام ہمیشہ باقی نہ رہتا کہ دن رات بیت اللہ کا حج اور عمرہ کرنے والے جب صفا اور مروہ کے درمیان ان ہی کی طرح سعی کرتے ہیں جو آج بھی تھکا دینے والا عمل ہے اور جب زمزم کا شفا بخش پانی پیتے ہیں تو ان کو یاد کرتے ہیں۔

اس ایمانی بیداری کے ثمرات سے مسلمان مردوں اور عورتوں کی زندگیاں ثمریاب ہو رہی ہیں۔ ان کے ضمیر بیدار ان کے شعور زندہ اور ان کے قلوب اس حقیقت سے باخبر ہو رہے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے ہر پوشیدہ بات سے باخبر ہے اور وہ ہر انسان کے ساتھ ہے جہاں کہیں وہ چلا جائے۔ کیا مسلم خواتین کے اس طرح کے واقعات جو ”صفۃ الصوفۃ“ ”وفیات الاعیان“ اور ابن الجوزی کی کتاب ”احکام النساء“ میں بیان ہوئے ہیں ضمیر کی بیداری اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے کھلے اور چھپے ڈرنے کی طرف رہنمائی نہیں کر رہے ہیں؟

عبداللہ بن زید بن اسلم اپنے والد اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں:

”ہم عمر بن الخطاب کے ساتھ تھے جب وہ رات میں مدینہ منورہ کا گشت لگا رہے تھے۔ انہوں نے تھکن محسوس کی تو ایک دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے اور اس وقت آدھی رات گزر چکی تھی۔ انہوں نے ایک عورت کی آواز سنی جو اپنی بیٹی سے کہہ رہی تھی۔ ”میری بیٹی اٹھو اور دودھ میں تھوڑا پانی ملا دو“ لڑکی نے کہا ”امی کیا آج تم نے امیر المومنین کی منادی نہیں سنی؟“ ماں نے پوچھا ”وہ کیا تھی؟“ لڑکی نے جواب دیا ”انہوں نے کسی شخص کو حکم دیا تھا

کہ وہ بلند آواز سے منادی کر دے کہ کوئی دودھ میں پانی نہ ملائے“ ماں نے کہا ”اٹھو اور دودھ میں پانی ملا دو“ تم ایسی جگہ پر ہو جہاں عمر تم کو نہیں دیکھ سکتے ہیں“ لڑکی نے ماں سے کہا ”میں ایسا نہیں کر سکتی کہ لوگوں کے سامنے ان کے حکم پر عمل کروں اور تنہائی میں اس کی خلاف ورزی کروں“ اور عمر یہ سب کچھ سن رہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا ”جاؤ اور دیکھو یہ لڑکی کون ہے اور کس سے یہ باتیں کر رہی ہے اور کیا وہ شادی شدہ ہے“ چنانچہ میں اس جگہ گیا اور ان کا حال معلوم کیا۔ وہ ایک غیر شادی شدہ لڑکی تھی دوسری عورت اس کی ماں تھی اس کا بھی شوہر نہ تھا۔ میں عمر کے پاس آیا اور جو کچھ معلوم کیا تھا بتا دیا۔ انہوں نے اپنے بیٹوں کو بلایا اور کہا ”تم میں سے کوئی شادی کرنا چاہتا ہے۔ میں تمہاری شادی کا انتظام کئے دیتا ہوں“ اگر میری شادی کی خواہش ہوتی تو میں سب سے پہلے اس لڑکی کو نکاح کا پیغام دیتا۔ عبداللہ نے کہا ”میرے پاس بیوی ہے عبدالرحمن نے کہا ”میرے پاس بیوی ہے“ عاصم نے کہا ”میرے پاس بیوی نہیں ہے“ میری شادی اس سے کر دیجئے“ حضرت عمرؓ نے عاصم کی شادی اس لڑکی سے کر دی۔ اس لڑکی سے عاصم کی ایک بچی پیدا ہوئی جو حضرت عمر بن عبدالعزیز کی والدہ ہوئیں“

یہ ضمیر کی بیداری تھی جسے اسلام نے اس دوشیزہ کی روح میں پیوست کر دیا تھا اس لئے وہ پرہیزگار اور نیک تھی اعلانیہ اور پوشیدہ دونوں طور پر۔ اس لئے کہ اس کا ایمان و ایقان تھا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہر جگہ اور ہر وقت اس کے ساتھ ہے اور سب کچھ دیکھ اور سن رہا ہے۔ یہی ایمان حقیقی ہے اور یہ اس ایمان کے اثرات اور ثمرات ہیں اور یہی انسان کو مرتبہ احسان پر فائز کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا اجر و ثواب کتنا نقد تھا کہ اللہ جل شانہ نے مبارک ازدواج سے اس کی عزت افزائی کی اور اس کی اولاد میں پانچویں خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ پیدا ہوئے۔

ایک مسلمان عورت کا عقیدہ راسخ واضح شفاف خالص اور جہالت کے شائبہ سے پاک اور توہمات و خرافات سے مبرا ہوتا ہے اور اس کے عقیدے کی بنیاد تو حید خالص پر ہوتی ہے۔ اللہ واحد احد صمد اور قادر مطلق ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے سارے اختیارات اسی کے ہیں اور سارے امور اسی کی

طرف لوٹائے جاتے ہیں:

”آپ (ان سے) یہ بھی کہئے کہ (اچھا) وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں تمام چیزوں کا اختیار ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلہ میں کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا۔ اگر تم کو (کچھ) خبر ہے، (تب بھی جواب میں) وہ ضرور یہی کہیں گے کہ یہ سب صفتیں بھی اللہ ہی کی ہیں۔ آپ (اس وقت) کہئے کہ پھر تم کو کیا خطہ ہو رہا ہے“

(سورۃ المؤمنون - ۸۸-۸۹)

یہ ایمان کامل اور یہی عقیدہ راسخ، واضح اور شفاف نظریہ ایک مسلمان عورت کی شخصیت میں قوت آگئی، بیداری، فراست اور اصابت پیدا کرتی ہے کہ وہ زندگی کی حقیقت کو پالیتی ہے اور دنیا کی ہر چیز کو اسی طرح دیکھتی ہے جیسی وہ ہے۔ یہ دنیا ایک ابتلاء اور آزمائش کی جگہ ہے۔ ایک امتحان جس کا نتیجہ اس دن ظاہر ہوگا جس کا آنا یقینی ہے۔

”آپ یوں کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ تم کو زندہ رکھتا ہے پھر (جب چاہے گا) تم کو موت دے گا پھر قیامت کے دن (جس کے وقوع) میں ذرا شک نہیں تم کو جمع کرے گا لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے“

(سورۃ الجاثیہ - ۲۶)

”ہاں تو کیا تم نے خیال کیا تھا کہ ہم نے تم کو یونہی مہمل (خالی از حکمت) پیدا کر دیا ہے اور یہ (خیال کیا تھا) کہ تم ہمارے پاس نہیں لائے جاؤ گے“

(سورۃ المؤمنون - ۱۱۵)

”وہ (خدا) بڑا عالی شان ہے جس کے قبضہ میں تمام سلطنت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے جس نے موت اور حیات کو پیدا کیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون شخص عمل میں زیادہ اچھا ہے اور وہ زبردست اور بخشنے والا ہے“

(سورۃ الملک - ۱-۲)

اس دن انسان کو اس کے اعمال کی جزا دی جائے گی۔ نیک اعمال پر جزائے خیر اور برے اعمال پر سزا

اور اس پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

”آج ہر شخص کو اس کے کئے کا بدلہ دیا جائے گا آج (کسی پر) ظلم نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔“

(سورۃ المؤمن: ۱۷)

اور ذرہ ذرہ کا حساب چکنا کر دیا جائے گا۔ چاہے اس پر کسی کا حق ہو یا اس کا حق کسی پر نکلتا ہو۔ ”سو جو شخص (دنیا میں) ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ (وہاں) اس کو دیکھ لے گا اور جو شخص ذرہ برابر بدی کرے گا وہ (وہاں) دیکھ لے گا“

(سورۃ الزلزال: ۷-۸)

اور اس دن اللہ رب العزت والجلال کی نظروں سے کوئی چیز اوجھل نہ ہوگی خواہ وہ رائی کے دانے کے برابر کیوں نہ ہو۔

”اور (وہاں) قیامت کے روز ہم میزان عدل قائم کریں گے (اور سب کے اعمال کا وزن کریں گے) سو کسی پر اصلاً ظلم نہ ہوگا اور اگر (کسی کا عمل) رائی کے دانے کے برابر بھی ہوگا تو ہم اس کو (وہاں) حاضر کر دیں گے اور ہم حساب لینے والے کافی ہیں“

(سورۃ الانبیاء: ۴۷)

بلاشبہ ایک مومنہ صادقہ جو اپنی آنکھیں کھلی رکھتی ہے اور جو رشد و ہدایت سے بہرہ ور ہے جب ان قرآنی آیات پر غور و فکر کرتی ہے اور اس ہولناک دن کو بصیرت کی نگاہوں سے دیکھتی ہے تو وہ فوراً اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف رجوع کرتی ہے اپنی آخرت کی کامیابی کے لئے اللہ کی اطاعت کرتی ہے اس کی مغفرت چاہتی اور اس کا شکر ادا کرتی ہے اور اسی سے مدد طلب کرتی ہے اور جہاں تک ممکن ہے اعمال صالحہ کا اہتمام کرتی ہے۔

اپنے رب گھٹی عبادت گزار:

یہ کوئی تعجب خیز بات نہیں کہ ایک مومنہ صادقہ اللہ تعالیٰ کی عبادت بلند ہمتی کے ساتھ کرتی ہے۔ اس لئے کہ وہ جانتی ہے کہ وہ ان فرائض کو ادا کرنے کی مکلف ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان مرد